یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے۔

Registered N: L 352.

اہلحدیث

امرتسر

شرح قیمت		اغراض ومقاصد
گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ		(۱) دین اسلام اور سنت نبویہ علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
والیان ریاست سے ” عـہ		(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی
رؤسا وجاگیرداران سے ” للعہ		گورنمنٹ ومسلمانوں کے تعلقات
عام خریدار ۶		مضبوط کرنا
ممالک غیر ۱۲		قواعد ضروری ذیل
چھ ماہ کیلئے ۸		قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے
اجرت		(۳) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
کا فیصلہ		(۴) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین
جملہ خط وکتابت		بشرط پسند ہفتہ وار درج ہونگے
بنام مالک مطبع واخبار ہذا		
امرتسر		

نمبر ۳۹ | مطبوعہ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۳ اگست ۱۹۰۶ء یوم جمعہ | جلد ۳

ختنہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ عرصہ ہوا اہلحدیث میں ہمارے مکرم ڈاکٹر ارجنداس صاحب اسسٹنٹ سول سرجن فیروزپور سرکا کے مضمون ختنہ کی تائید میں نکلے تھے بلکہ ہمارے مہربان ڈاکٹر رام انند صاحب ملک آف میڈیکل ہال جگادری کے مضامین ایک بمقابلہ ختنہ کی مخالفت میں چھپے تھے۔ اسپر ہمارے دوست بابو شمس الدین صاحب نے نیروبی برٹش افریقہ سے ایک انگریزی کتاب امریکہ کے ڈاکٹر کی تصنیف ختنہ کی تائید میں ہماری معرفت ڈاکٹر رام انند صاحب کے مطالعہ کیلئے بھیجی جسمیں امریکن ڈاکٹر نے بڑی وضاحت سے ڈاکٹری طریق پر ختنہ کی تائید کی تھی۔ اس کتاب کو ملاحظہ فرماکر ڈاکٹر رام انند صاحب نے ایک مضمون بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ امید ہے جناب ڈاکٹر ارجنداس صاحب بھی اس مضمون کو دیکھکر اسکی تائید یا تردید جو مناسب سمجھیں گے ارقام فرماوینگے (اڈیٹر)

مکرم بندہ اڈیٹر صاحب تسلیم۔ از جانب ڈاکٹر رام انند صاحب جگادھری ضلع انبالہ۔ آپ کی ایک کتاب متعلق ختنہ میرے پاس [illegible] ہر ایک آدمی اپنی رائے میں [illegible] ایک امر کا بموجب علم وتجربہ اول فیصلہ ہو جاوے

کوئی مسئلہ رائج قرار نہیں پا سکتی۔

اوّل تو غور کرنا چاہیے کہ یہ پردہ صرف انسان ہی کے حشفہ کے اوپر نہیں بلکہ اکثر حیوانات کے حشفہ کے اوپر ہوتا ہے۔ تو کیا اس پردہ کا کسی قسم کی دقت ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو کیا۔

کسی شخص کا یہ بیان کرنا کہ زمانہ سلف میں اسکا رواج تھا۔ تو کیا اگر کسی گروہ میں فضول رواج ہو جاوے اور جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو سکے اسکا انسداد نہ کرنا چاہیے۔ علم طب کی تحقیق ہے کہ حکیم مطلق نے ہر ایک چیز میں ایسی بناوٹ رکھدی ہے کہ اس میں ترمیم یا ترمیم کرنے کی ضرورت نہیں۔ یعنی ہر ایک چیز دنیا میں اپنے سامان کو اپنی طرف کھینچکر قدرتی طور پر کامل طور سے پرورش پا رہی ہے۔ اگر کہیں پر کوئی زیادتی ہو جاتی ہے تو وہ اس بات کی تاثیر ہے جو قدرتاً اس میں موجود ہے۔ قدرتی

نہ کیوں نہیں۔ آپ نے ہی دلیلوں کے پل باندھ دیے ہونگے؟ خدا اپنے مضمون کو آگے پیچھے سے دیکھکر جواب دینا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے یا تو امریکن کتاب کا مطالعہ کیا ہی نہیں یا کیا ہے مگر جلدی جلدی۔ جب ہی تو آپکو سادگی آئی [illegible] سے اس سرے تک کوئی دلیل نظر نہیں آئی۔ [illegible]

طور پر حشفہ کے اوپر کا پردہ حشفہ کی حفاظت اور اسکی حس قایم رکھنے کے لئے بنایا گیا ہے اس پردہ کو قطع کرنے سے حشفہ کا چمڑہ بہت سخت ہو جاتا ہے اور حشفہ کی حس بہت کم ہو جاتی ہے۔ جسکی دلیل ظاہر ہے اور یہ پردہ کا کہ جب حشفہ کا چمڑہ کپڑے سے چھوتا رہتا ہے تو چونکہ اس کی قوت لامسہ ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے۔ اسلئے کچھ عرصہ کے بعد قوت لامسہ کم ہو جاتی ہے اور حشفہ کی حفاظت کے لئے حشفہ کے اوپر کوئی چیز قایم نہیں رہتی۔ ماسوا اس کے یہ کتنی بڑی عقل ہے کہ ایک بیٹھے بٹھائے تندرست لڑکے کو دو تین ماہ کے لئے عضو میں زخم ڈالکر اور بیمار بنا کر اسکا علاج کیا جاوے کہ جو عضو کاٹنے کے لائق تو در کنار بلکہ حفاظت کرنے کے لائق ہے۔ شاید کسی خاص فرقہ کا یہ خیال ہو کہ انسان صرف جہاں تک اس سے ہو سکے خوب تمام عمر جماع کرتا رہے اور چار چار عورتوں سے دن رات جماع کرے تو اس سے یہ معاشرت زیادہ کرنے

لے اس بارہ میں آپ کی شہادت سے ہماری شہادت زیادہ معتبر ہے۔ کیونکہ آپ پر تو شاید یہ کیفیت گذری نہیں۔ ہم پر تو گذری ہے۔ مگر حس میں کمی نہیں

(اڈیٹر)

لے دو تین ماہ نہیں۔ دو ایک روز میں آرام ہو جاتا ہے مگر اس سے کم وقت میں جو ناڑو دناف اکاٹنے کے بعد ناڑو کا زخم اچھا ہونے میں لگتا ہے۔ جسکا کاٹنا آپ بھی ضروری جانتے ہونگے۔

(اڈیٹر)

سے ڈاکٹر صاحب کی تحریر بھی کچھ عجیب ڈھنگ کی ہے اپنے دعوی کی دلیل کا آپکو خود پتہ نہیں لگا بات کو پہلے بیان کرتے ہیں پھر خود ہی اسکی تردید کر دیتے ہیں پہلے تو کہا کہ جب چمڑہ کاٹا جاوے تو حشفہ میں قوت لامسہ کم ہو جاتی ہے جسکا مطلب یہ ہو کہ بلا ختنہ آدمیوں میں قوت رجولیت پوری رہتی ہے اور وہ خوب بے جماع کر سکتا ہے مگر جسکا حشفہ برہنہ ہو انکی قوت مردمی گھٹ جاتی ہے اسکی وہ کافی طور پر جماع نہیں کر سکتا لیکن آگے چلکر اسکی تردید کر رہے ہیں کیونکہ کہتے ہیں کہ جو لوگ چار چار عورتیں کرتے ہیں انہوں نے کثرت جماع کیلئے ختنہ کی تدبیر نکالی ہے ورنہ جماع تو صرف توالد تناسل کیلئے ہے جو مرد و عورت کو بہت تھوڑا کرنا چاہئے۔ جسکا دوسرے لفظوں میں مفہوم یہ ہے کہ چار چار عورتیں کرنیوالے بلا ختنہ رہکر زنان و شوہر کے فرائض کو بوجہ کمی شہوت کے کافی طور پر پورا نہیں کر سکتے اسلئے وہ ختنہ کرتے ہیں جس کے باعث وہ دن رات چار چار عورتوں سے جماع کر سکتے ہیں۔ بتلائیے ڈاکٹر صاحب اس تھوڑی سی عبارت میں اسقدر تناقض صاف دلالت کرتا ہے کہ آپ اس مضمون کو تحقیق سے نہیں بلکہ سنے سنائے لکھ رہے ہیں اگر صاحب اگر دیکھو تو اضطراب تھا تو آپکی تحقیق کا پتہ لگ گیا۔ بڑا افسوس ہے ۔۔۔

کی تدبیر نکالی ہو۔ ورنہ بہ ذریعہ علم جماع کا سلسلہ صرف نسل انسان یا تسلسل اولاد کے لئے بنایا ہے۔ جو ایک مرد اور ایک عورت کو نہایت کمی کے ساتھ عمل میں لانا چاہئے

عسہ اس جگہ مسئلہ تعدد ازدواج کا تو کوئی موقع نہ تھا۔ اس کے ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسئلہ ختنہ کو فن ڈاکٹری سے نہیں لکھتے۔ بلکہ مذہبی رنگت سے لکھتے ہیں جو آپ جیسے محقق کی شان سے بعید ہے۔ آپ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ ختنہ کرانا کون جماع میں جبتک معین اور مؤید ہے بہت بگر اسپر کیا دلیل ہے کہ جماع نسل انسانی کو قایم رکھنے کے لئے ہے کیا جس شخص کی بیوی بانجھ ہو یا خود اس کے نطفہ میں نقصان ہو تو وہ جماع نہ کرے۔ علاوہ اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ حیوانات کو نسل کے باقی رکھنے کا مطلق خیال نہیں ہوتا گو پرورش کے وقت انہیں بہت محبت ہوتی ہے۔ مگر قبل از ولادت انکو اسکا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ تاہم جماع کرتے ہیں اور قدرت نے انکو اس کرنے پر رغبت دی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ انسان بلکہ کل حیوانوں کو کھانے پینے کی خواہش قدرتی ہے اسی خواہش کے پیدا کرنے سے ایک تیسری خواہش پیدا ہوتی ہے جس کے لئے قدرت نے نر کیلئے مادہ اور مادہ کیواسطے نر پیدا کیا ہے۔ نہ اس میں اولاد کے وجود کو دخل ہے نہ عدم کو۔ کیا آپ ایک ینگ مین (جوانمرد) پچیس سالہ کو جسکی بیوی کو آج حمل ٹھہرا ہے تین سال بند رہنے کا حکم دینگے۔ اور وہ آپکے اس حکم کی تعمیل کریگا جو کہ نو مہینے تک حمل کا انتظار کرے۔ اس سے بعد ہے کہ جبتک بچہ کے دودھ کی مدت گذر نہ ہو۔ بتلائیے اتنے عرصہ میں اسپر کیا کیا آفتیں نہ آئینگی۔ جو لوگ اس بات کے مدعی ہیں کہ جماع صرف نسل انسانی کے قایم رکھنے کے لئے ہے۔ انکا ضمیر (کانشنس) خود انکو ملامت کرتا ہوگا۔ مزید بحث اس مضمون پر ہمارے رسالہ **شادی بیوگان** میں مل سکتی ہے چونکہ آپنے خواہ اس مسئلہ کا ذکر ختنہ کے مضمون میں کر دیا ہے حالانکہ ختنہ سے اسکو کوئی تعلق نہ تھا۔ اسلئے جواب دیا گیا۔ رہا تعدد ازدواج کا حکم سو اگر ہندو دھرم کے شاستروں کو مانتے ہیں تو تعدد ازدواج کی اجازت کے لئے منو سمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۸۳ ملاحظہ کریں۔ (اڈیٹر)

مفت رسالہ الجماع

مصنفہ جناب ڈاکٹر رام آنند صاحب پروپرائٹر کارخانہ پیچاٹل میڈیکل

ناظرین یہ وہ رسالہ ہے کہ جسکا مطالعہ کر کے انسان فوراً آسودگی پڑھتے ہیں اور بیاختہ یہ لفظ زبان سے نکلتا ہے کہ ہائے میں مارا گیا اور آئندہ کیلئے بچ گیا۔ اب ایسے کام نہ کرونگا واقعی ایسی نادر کتاب کے مطالعہ سے زندگی بدلتی ہوگی۔ (خوشدلی) راجاؤں۔ امیروں۔ بیرسٹروں عالموں۔ فاضلوں اور عوام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس اشتہار کو پڑھتے ہی لوگوں کو اطلاع کیجئے اور ان سے وعدہ کر کے کہ انکو آدمیوں کو کتنے رسالہ درکار ہیں۔ فوراً جناب سے منگوائیں۔

نواب محسن الملک بہادر نے

ایک چھپی ہوئی تحریر بغرض اندراج اخبار ہمارے پاس بھیجی ہے جس میں نواب ممدوح نے اُن الزامات کے جوابات دئے ہیں جو کالج پارٹی پر لگائے جاتے ہیں کہ انکو سلطان المعظم شاہ روم سے ہمدردی نہیں چنانچہ آپ کی تقریر کا لب لباب آپ ہی کے الفاظ میں یہ ہے۔

"ہندوستان میں کونسا دیندار اور کونسا پکا مسلمان اور کونسا سلطان کا بڑا خیرخواہ اور مداح اور دعا گو ایسا ہے جس نے ہم سے بڑھکر اس معاملہ میں ہمدردی کا خیال ظاہر کیا ہو؟ ہم نے تو اپنے نام سے صاف صاف یہ لکھکر شائع کر دیا کہ تمام مسلمانوں کو سلطان سے ہمدردی اور محبت ہے اور جو لوگ سلطان سے ہمدردی کا انکار کرتے ہیں وہ یا تو ذلیل خوشامدی ہیں یا انکو اسلام سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ باوجود اس کے یہ کہنا کہ کالج نے وائسرائے کو تار دیا کہ ہمکو سلطان سے کچھ ہمدردی نہیں ہے ایسا جھوٹ ہے کہ شیطان کو بھی اس سے زیادہ جھوٹا ہونا مشکل ہوگا۔ کوئی ہمکو کالج کی ایسی تحریر دکھائے جسمیں کالج نے سلطان سے ہمدردی نہ رکھنے کا اظہار کیا ہو۔ کوئی ہمکو وہ تار بتائے جو کالج کی طرف سے وائسرائے کے پاس بھیجا گیا ہو۔ کوئی ہمکو شیخ عبداللہ کے تار میں ہمدردی نہ رکھنے کے الفاظ دکھائے اور جو الزام کالج پر لگایا جاتا ہے اُسے ثابت کرے۔ ہم ایسے جھوٹ بکنے والوں اور ایسے جھوٹ بولنے والوں کو امتحان کے میدان میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ تاکہ وہ میدان میں آئیں اور ایک لفظ بھی اپنی تحریر کا ثابت کریں اور ہم اور دنیا کے سامنے لعنت اللہ علی الکاذبین کہیں۔ (محسن الملک)"

اہلحدیث: یہ فیصلہ ہوا تو خوشی ہے [illegible]

حنفی بھائیوں کی بدگمانی

(نامہ نگار ذمہ دار ہے)

بدگمانی حد سے گذری بندہ پرور کبتلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرماوینگے کیا۔

ہمارے ناظرین! مثل مشہور ہے کہ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا ہمارے حنفی بھائی کچھ تو جہالت سے ہماری طرف سے بدگمان تھے ہی کچھ غصہ نے انکی ضد اور بڑھا دی۔ اب اگر ہم کوئی مسئلہ موافق فقہ حنفیہ کے بھی بیان کرتے ہیں تو وہ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ مسئلہ وہابیوں غیر مقلدوں کا ہے ضرور بالضرور حنفی مذہب کے خلاف ہوگا اور اس کے دو ہی سبب ہیں جہالت اور ضد۔

ہم اپنے ان نادان بھائیوں کی جہالت پر اگر خون کے آنسو روئیں تو بھی بجا ہے اور انکی جاہلانہ ضد پر اگر دن رات اشک بہائیں تو روا ہے۔ مولوی حالی نے بہت خوب فرمایا ہے ؎

جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر ✦ تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر

عوام کا تو کیا ذکر جو لوگ مولوی بنے پھرتے ہیں انکو بھی یہ وقوف نہیں کہ اصول دین کیا ہیں۔ اگر کسی شیعہ سے پوچھئے کہ تمہارے مذہب کا اصول کیا ہے اور کون کون ائمہ ہیں اگرچہ وہ جاہل مطلق ہی ہو۔ مگر بتا دیگا کہ اصول یہ ہیں اور ائمہ فلان فلان لیکن اگر کسی حنفی سے پوچھئے تو فیصدی ۸۰ ایسے ملیں گے جو یہ بھی نہ جانتے ہونگے کہ اصول کسے کہتے ہیں اور امام کسے؟ اور پھر اُس پر یہ طرہ کہ اگر کوئی بتائے تو اُسے کاٹ کھانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

افسوس! اے قوم کبتک غفلت کا پردہ تیرے کانوں پر پڑا رہیگا کبتک نا سمجھی کی گھٹائیں تجھ پر چھائی رہیں گی۔ کیا تو کبھی ہوشیار نہ ہوگی۔

حال کا ذکر ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کسی کو برہنہ دیکھ لیا تو وضو ٹوٹا یا نہیں۔ میں نے کہدیا کہ نہیں۔ باوجودیکہ جماعت فوت ہو گئی۔ مگر اس نے وضو کا اعادہ کیا۔

ہزاروں شخص اپنے کو حنفی کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر یہ بھی نہیں جانتے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کون تھے۔ ال سید سالار۔ شیخ سدو۔ میراں جی بڑے پیر کی پوجا میں نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ اگر انکو کہو کہ یہ بات تو حنفی مذہب کے رو سے بھی شرک ہے تو فوراً وہابی اور غیر مقلد کا خطاب دیکر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ نذر غیر اللہ کو امام ابو حنیفہ نے شرک فرمایا ہے اگر انسے کہو تو جواب یہی ملتا ہے کہ کیا ابو حنیفہ بھی وہابی اور غیر مقلد تھے۔

نماز میں اطمینان دینا اور ارکان کو تعدیل و طمانیت کے ساتھ ادا کرنا گو اہلحدیث کا خاصہ ہے مگر حنفی مذہب میں بھی افضل اور بہتر یہی ہے کہ نماز اچھی طرح پڑھی جائے چنانچہ منیہ و قدوری وغیرہ میں بھی مرقوم ہے کہ نماز کو اطمینان اور تعدیل ارکان سے ادا کرنا چاہئے اور طول قیام افضل ہے عدد رکعات سے رکوع میں کم سے کم تین تسبیح اور زیادہ سے زیادہ سات اور گیارہ تسبیح ہیں۔ قومہ جلسہ میں دیر کرنا بہت محمود ہے۔

مگر ابھی ایک نوجوان صالح نے (خدا اس کی عمر میں برکت دے اور اسے علم دین سے بہرہ ور فرمائے) نماز باقاعدہ پڑھنی شروع کی۔ قیام اور رکوع و سجود میں دیر تک ٹھہرا

ahmadimuslim.de

قومہ اور جلسہ اچھی طرح ادا کیا۔ گو کہ نہ وہ آمین بالجہر کرتا۔ نہ رفع الیدین مگر صرف مذکورہ بالا جرم پر غل مچگیا۔ کہ لو غضب ہوگیا۔ لڑکا تو وہابی ہوگیا۔ اب کیا تھا وہابی وہابی کا شور مچگیا۔

بالآخر ایک صاحب نے مہتمم مسجد سے شکایت کی کہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے خاکسار سے وضو لٹنے کا مسئلہ پوچھا تھا۔ مہتمم مسجد نے انکی شکایت پر اسکو یعنی [illegible] کو بلاکر تنبیہ اور ملامت کرنی شروع کی۔ یہ مہتمم صاحب آٹھویں دن جمعہ جمعہ نماز پڑھنے آتے ہیں۔ اور قادیانیوں کیساتھ نماز پڑھنا بھی وہابیوں کی علامت سمجھتے ہیں۔ لڑکا باوجودیکہ عربی دعائیں پڑھتا ہے مگر کم سنی حد سے زیادہ ہے اُس نے اس شعر پر عمل کرکے اُن کا کچھ جواب نہ دیا ؎

ہماری خاموشی میں بھی نہایت خوش بیانی ہے
برابر سو زبان کے ایک یہ بے زبانی ہے

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی علامت بیان فرمائی ہے کہ اِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا یعنی منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو کھڑے ہوتے ہیں تھکے ماروں کیطرح۔ دکھاتے ہیں لوگوں کو اور نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا۔ مگر اب انسے کیا کہو۔ یہ تو یہی کہیں گے کہ یہ وہابی ہے یا انکی بتائی ہوئی آیت کے خلاف کرنا پکا حنفی مذہب ہونے کی دلیل ہے۔

ٹھیک انکی ہرگز کوئی بات سمجھو
جو دن کو کہیں دن تو تم رات سمجھو۔

خاکسار محمد یوسف مہتمم انجمن محمدیہ فیض آباد۔

اڈیٹر۔ اس بارہ میں فیض آباد ہی کی کیا شکایت ہے۔ عام مسلمانوں کی کیا کم شکایت ہے کہ دین سے ایسے ناواقف ہیں کہ ہمارے کرم دوست جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے کسی ایک جلسہ میں بیان کیا کہ میں تعلیم یافتوں کی مجلس میں تھا کہ ایک بڑے تعلیم یافتہ نے کہا کہ مولانا صاحب میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ پیغمبر خدا کی بیوی فاطمہ بہت پیاری تھی۔

ان وہابیت کا مضمون آجکل عرض عام ہورہا ہے۔ سو پہلے ہندوستانی وہابی اُن لوگوں کو سمجھتے ہیں جو مولانا رشید احمد صاحب مرحوم کے ہمخیال ہیں۔ حنفی ہیں مگر بدعتی نہیں۔ پنجاب میں وہابی اہلحدیث کو کہتے ہیں۔ مگر لطف یہ ہے کہ وہابی کو اگر لفظی معنے کے اعتبار سے دیکھیں تو نہایت مبارک لقب ہے۔ چنانچہ کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

وہابی کا معنے ہے رحمان والا ✤ کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

اس معنے سے قرآن شریف میں سب مسلمانوں کو وہابی بننے کا حکم ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ جسکا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ علم پڑھ پڑھا کر اللہ والے (یعنی وہابی) بنجاؤ۔ وہابی اور ربانی کے معنے ایک ہی ہیں اور اگر اس لفظ (وہابی) کو عبدالوہاب یا محمد عبدالوہاب نجدی کی نسبت ہے تو کوئی جماعت (نہ حنفی نہ اہلحدیث) اسکو پسند نہیں کرتی۔ ہندوستان میں کوئی علماء میں سے بھی کسی کو نہیں جو عبدالوہاب یا محمد بن عبدالوہاب کو اپنا پیشوائے دین جانتی ہو۔ البتہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم مغفور نے محمد بن عبدالوہاب کو دیندار عالم لکھا ہے (دیکھو مطبوعہ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۸۰) غرض جہانتک غور کیا اس لفظ کے استعمال کرنے والے شاید خود بھی اسکا مطلب نہیں جانتے کہ ہم کسی کو وہابی کیوں کہتے ہیں البتہ اس لفظ کے عام استعمال سے اتنا نتیجہ نکلتا ہے جو کسی پنجابی شاعر نے کہا ہے کہ ؎

جو کوئی پڑھیا پیچ آنہوں کہندے وہابی ✤ ملاں نہوں لوک کر دے ایں خرابی

آمین بالسر کا جواب

جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ آپکو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ جولائی کے پرچہ میں حسن میاں خلف مولوی محمد سلیمان صاحب مدظلہ کی ایک تحریر آمین بالسر کے ثبوت میں میری نظر سے گذری لیکن افسوس ہے کہ بسبب چند خدشات کے میری تشفی نہ ہوئی ان خدشات کو پیش کرتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ خود حسن میاں صاحب یا اور کوئی انکا ہمرشتی یا حبری تحقیر انکو دور کرکے میری تشفی کرینگے۔ تاکہ تحقیق کے مطابق طرز عمل اختیار کیا جاوے۔

آپ اول مولوی محمد حسن خوش فہموی مرحوم مغفور کی تحریر نقل کرتے ہیں جو فرماتے ہیں کہ یہ مسلم ہو چکا ہے کہ آمین دعا ہے اور دعا کے اخفا کا حکم قرآن میں موجود ہے کر یہ تفسیر بلاں دعا ہوگی کہ آمین دعا ہے اور دکل دعا مطلق الاخفاء۔ یہی قول ہمارے نزدیک قیاس ہے کے دونوں مقدمے مسلم اور قرآن انکا سنتوں ہیں۔

ثبت المقدمتین بسا حبہا الکلیۃ ✤ فالعہذالذی منہما اللہ ھکوی

صغریٰ میں لفظ دعا کا صغریٰ پر محمول ہے اور کبریٰ میں اکبر کا موضوع وہ مکرر نہیں ہے صغریٰ میں آمین کو دعا مجازاً کہا گیا ہے۔ اور کبریٰ میں حقیقی معنے دعا کے مراد ہیں۔ فاین التکرار علیہ المدار۔ دلیل یہ ہے کہ آمین اگر حقیقتاً دعا ہوتی اور صرف اسی لفظ سے جناب باری عز اسمہٗ میں عرض مطلب کرنا کافی ہوتا تو استقلالاً علی الانفراد اسی لفظ کا دعا کے مقام میں تلفظ فعل اوراد ادعیہ کے ثابت ہوتا۔ لیکن ہرگز ایسا نہیں صرف

ahmadimuslim.de

آمین تمام دعا میں بجائے الفاظ دعا کے کہنا بالکل مہمل و بے معنی ہو بلکہ سبقت عا اسکو لازم ہے۔ گویا اسکا حال بعینہ موکدات لفظی و معنوی کا حال ہے جیسے نفسہ عینہ کلہا کلہم اجمعون وغیرہ وغیرہ

تب صاف ظاہر ہوگیا ہوگا۔ کہ آمین پر دعا کا اطلاق مجاز ہے۔ دعا سو توابع دعا مراد ہے۔ آمین دعاء ای متمم الدعاء او موکد للدعاء اور تمام مصری اور اہل لغت اسکو اسم فعل بمعنی امر حاضر یعنی اجب دعوتی یا افعل کذا کہتے ہیں۔ گویا دعا اسکا لازم معنی ہے اور استعمال لفظ کا معنی لازمی میں بھی مجاز ہی ہے۔ کبری کا یہی حال ہے۔ اسکی کلیت کے نواقض تو اسقدر ہیں جو حد حصر سے باہر ہیں ربنا لك الحمد [illegible] اهدنا الصراط المستقيم [illegible] کا جہر کس پر مخفی ہے۔ استقرار میں جہر دعا کون نہیں جانتا۔ اب بھی اگر کلیت باقی ہے تو یہ وہ کلیہ نہیں جو کتب متداولہ منطق میں مذکور ہوتا ہے۔

حد سے حجت کو واضح و جلی ہونا چاہئے۔ آپکے قیاس میں حکم الاخفاء میں کس قدر ابہام او خفا ہے۔ حکم شرعی کا اطلاق مندوب مباح واجب وغیرہ وغیرہ پر ہوتا ہے۔ حالانکہ الفاظ مشترکہ سے تعریفات میں سخت احتراز لازم ہے۔

اب اگر آپ امر کا لحاظ کرکے وجوب کا التزام کرینگے تو بھی استدلال مشکل ہے کل امر للوجوب کے کلیہ کا بھی وہی حال ہے جو کل دعاء حکمہ الاخفاء کا۔ عموم حالات میں تو اسکے کوئی اصولی بھی نہیں قائل ہیں۔

۴ حدیث سمرۃ ابن جندب میں اور آمین بالجہر کے احادیث میں کوئی منافات اور تناقض نہیں۔ وہ تو حضرت علیہ السلام کے سکتہ کا ذکر کرتے ہیں کہ قبل الفاتحہ اور بعد الفاتحہ دو سکتہ ہوتے تھے۔ آمین کا ذکر تو نفیاً یا اثباتاً ہے ہی نہیں۔ اگر آپ سکتہ کے لفظ سے استدلال کرینگے تو یاد رکھو کہ آمین بالسر کا اثبات بھی مشکل ہو جاویگا۔ وهو الذي انت بصدده اسلئے کہ میں پوچھتا ہوں کہ انصات و سکوت متکلم کے مطلقاً منافی ہے۔ یا نہیں؟ اگر آپنے کہا کہ ہاں تو ثبات بالسر غلط لان تکلم ایضا نوع من التکلم وقد ادعیت المنافات مطلقا۔ اور اگر آپنے کہا کہ نہیں تو غایت حق پسندی اور مہربانی سے آپنے اہلحدیث کے ایک دوسرے مسلمہ مسئلہ دقرأۃ فاتحہ خلف الامام) پر بہت چمکتی ہوئی روشنی ڈالی۔

اسی انصات سے جو آیت اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا میں مذکور ہو آپ لوگ عموماً وجوب سکوت مقتدی پر استدلال کرتے ہیں اور قرأۃ سری تو فاتحہ کے انصات منصوص کا منافی مانکر قرآن کے مدلول حکمی کا دفعہ قائلین پر لگاتے ہیں۔

گر انصات قرأۃ سری کے منافی نہو تو عدم قرأۃ خلف الامام کے استدلال کا وہ لاثہہ قلعہ جسکی تعمیر عینی اور ابن الہام جیسے ہنرمندوں کے ہاتھوں سے ہوئی تھی اور آپ لوگوں کے زعم میں آجتک محفوظ چلا آتا تھا۔ وہ ایک شیشہ کا مکان ٹھیر جائیگا۔ بقیہ استدلالوں پر مجھے خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں۔ ناظرین خود غور کرلینگے۔

۵ حدیث ابو ہریرہ جو حمیدی کے مسند سے نقل کیگئی ہے اُس کے تائید بالجہر پر دال ہونے میں کوئی بھی شک نہیں ہو سکتا۔ لیکن اُس کے معنوں کو کس کس صناعی اور کارستانی سے متن میں ٹھونسا گیا ہے۔ ذرا تکلیف کرکے خود حسن بیان پھر متن سے ملاکر دیکھیں کیا ترجمہ اسی طرح کیا جاتا ہے؟ "بلکہ آہستہ کہتے تھے مگر اس طرح آواز کی سانس کھینچکر آمین کہتے تھے کہ قریب والے سن لیتے تھے"

عبارت حدیث یہ ہے رفع صوتہ وقال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول۔ ناظرین ترجمہ مذکورہ کو اس عبارت سے ملاکر دیکھیں کہ رفع صوتہ۔ اور آہستہ کہتے قال آمین مگر اسطرح آواز کی سانس کھینچکر آمین کہتے حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول کہ قریب والے سن لیتے۔ رفع صوتہ کے معنے میری سمجھ میں تو یہ ہیں کہ بلند کرتے آواز اپنی قال آمین آمین فرماتے یا آمین بولتے حتی یسمع یہانتک کہ سناتے یا سن پاتے صف اول کے قریب قریب والے لوگ۔

ہاں آپکا یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں کہ "مثل تکبیر کے نہیں کہتے" میں تو آمین کو تکبیرات کو قرأت کو ایک ہی درجہ میں کہتا ہوں۔ عموماً حکم ہے لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا۔ ہو سکتا ہے کہ آمین ان ساری جہریات سے اور بھی کم جہر کے ساتھ ہو۔ مگر راوی کے خود حدود بیان کردہ کے تو ضرور اندر ہی اندر ہوگی کہ قول اور تلفظ کے درجہ میں آوے اور آواز بھی ضرور بلند ہو۔ کہ صف اول میں جو لوگ قریب قریب ہوں سن لیں نہ کہ ادنی السر کے ساتھ آہستہ آمین کہو کہ کوئی بھی نہ محسوس یا ملفظ بھی ادا نہ ہو یا سانس کھینچکر کہے۔

اس حدیث میں اور خانہ زاد ہے سوہ یہ کہ "یہ بھی تعلیماً تھا"! اول تو آپ کو استمرار کی مثال نفی کرنی تھی پھر تعلیم کے دعوٰی پر کوئی بین ثبوت پیش کرنا تھا۔ بعض بعض آیتوں کے جہر پر آمین کا قیاس قیاس مع الفارق ہے اُس میں خود ہی نص ہے کہ احیاناً یسمعنا الآیۃ کبھی ایسا ہوتا کہ ایک دو آیت ہم کو آپ سنا دیتے اور آمین والی احادیث میں کہیں احیاناً نہیں ہے تو ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے نہ کوئی لفظی قرینہ ہے نہ معنوی۔

آپ کے دل میں خود ہی یہ سوال کھٹکا کہ صف اول کے لوگ جو قریب ہوں وہ

صفحہ اہلحدیث امرتسر [illegible]

کتب خانہ اہلحدیث

تفسیر ثنائی اردو پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں کھول کر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کی اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ دیوشاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو جسمیں سے سردست چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت عہ
〃 دوم۔ 〃 آل عمران و نساء 〃
〃 سوم۔ 〃 مائدہ۔ انعام۔ اعراف 〃
〃 چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ 〃

تقابل ثلاثہ توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت عہ

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۔/۶

شادی بیوگان اور نیوگ آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱؎

آیات متشابہات اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق

تقابل ... مہذبوں کے فرائض واضح طور سے بتلائے گئے ہیں۔ ۱؎

مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مال طلب کیجئے اور جس کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ۸؍ سے صمہ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۶؍ سے ۱؍ تک فی عدد
〃 زرین ۸؍ 〃 عہ 〃 〃	〃 زرین عہ 〃 صمہ 〃 〃
〃 اوڑھنی کی ۸؍ 〃 سے 〃 〃	رومال ریشمی ۸؍ 〃 سے 〃 〃
ازار بند سوتی ۲؍ 〃 ۴؍ 〃 〃	کمبل ولیسی سے 〃 صمہ 〃 〃
〃 ریشمی ۳؍ 〃 سے 〃 〃	لوئی سفید ۸؍ 〃 عہ 〃
تہبان گردن باریک دو مطالعہ 〃 عہ 〃	پٹی دیسی اونی عہ 〃 ۱۲؍ 〃 فی جوڑہ
جوتہ ساخت لدھیانہ عہ 〃 للعہ 〃	〃 پشمینہ سے 〃 صمہ 〃 〃
〃 زرین ہوشیار پوری ۸؍ 〃 عہ 〃	جراب دستانہ اونی ۸؍ 〃 عہ 〃
جراب دستانہ سوتی ۴؍ 〃 سے فی درجن	پٹی سرج ۸؍ 〃 عہ 〃
رومال سوتی ۸؍ 〃 ۸؍ 〃 فی درجن	〃 بڑ ہیا ۸؍ 〃 ۸؍ 〃
فوجی زین خاکی رنگ پختہ ۱۲؍ گز 〃 عہ 〃	کمبل فوجی للعہ 〃 عہ 〃
صافہ لٹھی اودھ سے 〃 صمہ 〃	چادر پشمینہ عہ 〃 صہ 〃
〃 خاکی ۸؍ 〃 صہ 〃	بنیان پاجامہ اونی ۸؍ 〃 صمہ
رنگین لوئی ۳ گز طول ۱ گز عرض صمہ 〃 سے 〃	〃 سوتی ۶؍ 〃 عہ 〃
جو تہبی دو دو تہبی سے 〃 سے 〃	پٹی برائے کوٹ فی تہان ۸؍ 〃 عہ فی گز
دری برائے پلنگ ۸؍ 〃 سے 〃	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔
〃 فرشی فرمائش کے بموجب تیار ہو سکتی ہے۔	

علاوہ انکے ہر قسم کا فوجی اسباب گرگابی کمربند۔ میڈل۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین پیچ اونی و سنہری۔ دند سپری کالیس اونی و سنہری دند سپری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ ویلیو پے ایبل یا القدر وی پی کے ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

سیٹھ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لدھیانہ

مطبع اہلحدیث امرتسر میں ... باہتمام ... چھپ کر شائع ہوا

مرزا صاحب قادیانی کا کیا تعلق؟ اس میں تو ایک ایسے بزرگ کی خبر دی گئی ہے جو اخلاق حمیدہ اعلیٰ درجہ کے مثل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھتا ہوگا - اور مرزا صاحب کے اخلاق حمیدہ کے تو کیا کہنے ہیں - جھوٹ بولنا - وعدہ خلافی کرنا - جھوٹے الہام گھڑنا وغیرہ وغیرہ تو آپ کے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں -

علاوہ اسکے شاہ نعمت اللہ مرحوم کے قصیدے کئی ایک مشہور ہو رہے ہیں ایک تو یہی ہے جو اوپر مرقوم ہوا - ایک دو اور بھی ہیں جو درج ذیل ہیں -

قصیدہ از ولی نعمت اللہ صاحب مرحوم کشمیری

راست گویم پادشاہی در جہاں پیدا شود
نام او تیمور شاہ صاحبقراں پیدا شود

بعد ازاں میراں شہی کشورستاں گردد پدید
والی صاحبقراں اندر جہاں پیدا شود

بعد ازیں گردد عمر بن شیخ مالک شہ زمیں
در زمانش عیش و عشرت بیگماں پیدا شود

ثانیا بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
ایں بدنیا والی ہندوستاں پیدا شود

ابن سکندر چوں رسد نوبت با براہیم شاہ
زیں یقیں داں فتنہ در ملک آں پیدا شود

بعد نوبت بر ہمایوں میرسد از لایزال
بعد ازاں افغان یکی از آسماں پیدا شود

حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ
دیگرے نامش شیر شاہ اندر جہاں پیدا شود

میرود در ملک ایراں پیش اولاد رسول
تاکہ قدر و منزلت آں قدرداں پیدا شود

تا زمانے آنکہ لشکر آورد آں سوئے ہند
شیر شاہ فانی شود پس پسر آں پیدا شود

پس ہمایوں بادشاہ در ہند قابض میشود
بعد ازاں اکبر شہے کشورستاں پیدا شود

بعد ازاں شاہی جہانگیر ست گیتی پناہ
اینکہ آمد در جہاں بدر جہاں پیدا شود

چوں کند عزم سفر آں ہم شود دار البقا
ثانی صاحبقراں شاہ جہاں پیدا شود

پیشتر از قرن کمتر چہل شاہی میکند
تاکہ پسرش خود بہ پیشش ہمہ آں پیدا شود

تفرقہ گردد بعالم ملک او گردد خراب
دیں مجیب ائی شنو کز آں زماں پیدا شود

راستی کمتر شود کذب و دغل گردد فزوں
دوست دشمن گردد و شک اندراں پیدا شود

بعد پسرش و بہ آوازہ اندر جہاں
والی در خلق عالم بیگماں پیدا شود

خلق راضی جملہ در دور او گردد فزوں
بر جماعت نائی عالم مرہاں پیدا شود

زیں چنیں در چند سالے پادشاہی او کند
او فنا گردد ز عالم پسر آں پیدا شود

از طفیل مقدمش آید جہاں در اعتدال
ایں پسر آید بیساز سرزی ازاں پیدا شود

نادر از ایراں آید او ستاند ملک ہند
قتل دہلی ہم بند تیغ آں پیدا شود

بعد ازاں شاہ محمد شاہ زند در دست احمد شاہ
او بملک ہند آید حکمراں پیدا شود

چوں کند عزم سفر سوئے بقا آں بادشاہ
فتنہ در خاندانش بیگماں پیدا شود

قوم سکھاں چیرہ دستی میکنند بر مسلماں
تا چہل ایں جبر و بدعت اندراں پیدا شود

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستاں تمام
تا صدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود

چوں شود دو عہد انہا جور و بدعت رواج
شاہ غربی بہر قتلش بیگماں پیدا شود

فتح یابد شاہ غربستاں بزور تیغ و جہد
قوم عیسیٰ را شکستے بیگماں پیدا شود

غلبۂ اسلام باشد تا چہل در ملک ہند
بعدہ دجال ہم از اصفہاں پیدا شود

از برائے دفع دجالے جو گویم گوش شنو
عیسیٰ آید مہدی آخر زماں پیدا شود

یا نصد و ہفتاد ہجرت بود تا ایں گفتہ شد
در ہزار و دو صد و ہشتاد آں پیدا شود

آگہی شد نعمت اللہ شاہ راز اسرار غیب
گفتہ او بیگماں بر مرداں پیدا شود

یہ سب باتیں حسن عقیدت کی ہیں - ورنہ کیا ثبوت کہ نعمت اللہ شاہ کشمیری کون تھے - پھر یہ قصیدہ انہی کا ہے - اگر ہے تو واقعی الہام سے کہا ہے - علاوہ اسکے قصیدہ مذکور اپنی اندرونی شہادت سے بھی غلط ٹھہرتا ہے - چنانچہ یہ شعر ہے

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستاں تمام
تا صدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود

قطع نظر شعر مذکور کی لفظی اور معنوی غلطیوں کے اس کی خبر بھی غلط ہے - کیونکہ عیسائیوں کی حکومت اس ملک میں سو سال تک لکھی ہے اس سے بعد زوال ہوگا - حالانکہ نصاریٰ کی سلطنت ہندوستان پر سو سال سے پہلے کی ہے - سچ ہے

علم غیبی کس نمے داند بجز پروردگار
ہر کہ گوید من بدانم تو از و باور مدار

مصطفیٰ ہرگز نگفتے تا نگفتے جبرئیل
جبرئیلش ہم نگفتے تا نگفتے کردگار

اسکے علاوہ شاہ نعمت اللہ مرحوم کا قصیدہ ایک اور بھی ہے جو ایک کشمیری کے ذریعہ سے ہمارے پاس پہونچا ہے جسکا مطلع یوں ہے

چوں آخر زمانہ آید بایں زمانہ
شہباز سدرہ بینی در دستہ زاغانہ

اس قصیدہ میں ایک دو شعر یوں بھی ہیں

مردے ز نسل ترکاں ہر تو شیخ دیو بیانا
گوید دروغ دستاں در ملک ہند یانہ

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

اس قصیدہ میں مرزا صاحب قادیانی اور انکے پیر و مرشد سر سید احمد خاں علیگڈھی کا نام لیکر رد کیا گیا ہے اور ان دونوں کو گمراہ کنندہ کہا گیا ہے - تو کیا مرزا جی ان شعروں کو بھی مانیں گے؟

قصیدہ اول میں ا ح م - د سے اگر احمد مراد ہو تو مرزا صاحب پر کسی طرح چسپاں نہیں ہو سکتا - کیونکہ انکا نام غلام احمد ہے احمد نہیں - اگر احمد ہے تو پہلو قصیدہ

س نمبر ۲۵۹ - ایک رنڈی زانیہ اپنے سن بلوغ سے پیشہ زنا ہی کا کرتی رہی - اوسکے بعد ایک زانی مرد سے اوس کو تعلق ہوا جس سے وہ تا سکے بعد اوس سے نکاح کیا - اور زانیہ عورت برابر زنا کراتی رہی - اور عورت بازار میں برابر کوٹھے پر جس طرح سے رنڈی رہتی ہے رہی کبھی پردہ میں نہیں رہی - اور اوس مرد کی چند عورت اس طرح سے نکاح میں ہے - اور ایک بی بی بیاہی ہوئی اوسکو ہے - علاوہ اسکے وہ مرد غیر رنڈیاں بازاری کے یہاں بھی جاتا ہے - اور وہ مرد اوس رنڈی کا جس سے نکاح کیا تھا - کمائی بھی کھاتا رہا اور اوس عورت زانیہ کے یہاں آتا جاتا رہا مگر اب عرصہ پانچ برس سے اوس عورت اور مرد سے تعلق نہیں ہے - اور جیسے غیر شخص آتا جاتا ہے - اوسی طرح سے وہ بھی اوس عورت کے مکان میں آتا جاتا ہے - اور خرچ اوس عورت کو پانچ برس سے نہیں دیتا ہے - اور قطع تعلق ہے - مگر وہ مرد ایسے شہر میں رہتا ہے - اور چند نکاح اوس مرد نے اسی طرح سے کیا ہے - اور وہ عورت زانیہ بوجہ نہیں ملنے خرچ کے اس وقت تک زنا کرتی ہے - اس خیال سے دو نکاح دوسرے سے بغیر طلاق اوس مرد کے کیونکر جائز ہوگا - اور وہ مرد طلاق دینے پر راضی نہیں ہوتا ہے - اوس مرد کا خیال ہے - کہ جس قدر اوس عورت کے پاس زیور وغیرہ ہے - جو اوسنے اپنے رنڈی کے پیشہ سے حاصل کیا ہے بعد مرنے عورت مذکور کے اوسکو حاصل کرے اور لیوے -

(۱) اب وہ عورت توبہ کرکے نکاح صالح طریقہ سے کر سکتی ہے یا نہیں

(۲) کیا اگر وہ عورت نکاح بغیر طلاق لئے سابق مرد کے جبکا اوپر ذکر ہی کرے تو جائز ہوگا - یا نہیں یا اوسکو طلاق اوس سابق مرد سے لینا ہوگا -

(محمد نعیم خریدار اہل حدیث از ناگپور)

ج نمبر ۲۵۹ - اس قسم کے نکاح جو رنڈیاں کرتی ہیں محض اسلئے کرتی ہیں کہ کوئی ایک مرد قبضے میں رہے - تاکہ وقت پر کام آوے اور مرد جو ایسی رنڈیوں سے نکاح کرکے زناکاری کی اجازت دیتے ہیں اور اوس پیشہ کی آمدنی سے کھاتے ہیں اونکی غرض بھی وہ نہیں ہوتی جو نکاح سے ہونی چاہئے - بلکہ شرعی دنیوی فوائد حالانکہ نکاح کی شرائط میں سے خداوند تعالے نے [illegible] بھی فرمایا ہے ارشاد ہے - مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسَافِحِیْنَ یعنے نکاح اس مطلب کیلئے کرو کہ باہمی ملکر شریفانہ گھر باریوں کیطرح زندگی گذارو صورت مذکورہ میں چونکہ دونو (مرد عورت) کی نیت فاسد ہے اسلئے نکاح مذکور نہیں ہوا - پس اب اگر عورت مذکورہ صلاحیت اور نیک نیتی سے نکاح کرنا چاہتی ہے - تو بیشک کر لے - طلاق کی ضرورت نہیں -

س نمبر ۲۶۰ - زید و خالد کی حقیت زمینداری نیلام ہوگئی اور زید کا باغ و درخت مثمرہ بھی ظالموں نے بلا وجہ نیلام کر لئے زید کو اب باغ مذکور و مثمرہ سے پھل کھانا بلا اجازت درست ہے یا نہیں -

س نمبر ۲۶۱ - زید و خالد کی حقیت نیلام ہوئی بکر نے خرید کی اسکے بعد سرکار سے زید و خالد کو ایک ماہ کی مہلت ملی کہ روپیہ تم ادا کر دو ورنہ یہ نیلام بحال رہیگا - اسپر عمر نے زید سے کہا کہ تم یہ حقیت ہم کو دیدو ہم تم کو اسکے صلہ میں جو تمہارا باغ قلمی انبہ کا ہے - مع اراضی تمکو چھوڑ دینگے اور تحریر بھی کرا دینگے زید و خالد نے عمر کو وہ حقیت دیدی اب جب کام ہو گیا - عمر وہ باغ زید اور خالد کو نہیں دیتا ہے اوس باغ کا پھل وغیرہ کھانا و بیچنا درست ہے یا حرام اور زید و خالد یا دونوں کے لڑکے وغیرہ کھا دیں جس طرح سے ہو سکے عند اللہ جائز ہے یا نہیں - جائز ہونے کی کیا وجہ ہے - بینوا بالدلیل توجروا من اللہ الجزیل

(راقم خریدار اہل حدیث نمبر ۵۱۶)

ج نمبر ۲۶۰ - ظلم سے فیصلہ ہوا ہے - تو کھانا جائز ہے - کیونکہ ہنوز ملکیت اسی کی ہے - حدیث شریف میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اگر تمکو غلطی سے کسیکا مال دلا دوں تو یہ مت سمجھا کرو کہ رسول خدا نے دلوایا ہے - بلکہ میں اوسکے لئے آگ کے ٹکڑے دیتا ہوں - اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے - کہ حاکم کے غلط فیصلے سے مظلوم کی ملکیت زائل نہیں ہوتی - پس اوسکا پھل وغیرہ کھانا اوسکو جائز ہے -

ج نمبر ۲۶۱ - زید و خالد کی ملکیت سے وہ باغ بوجہ انتقال ملکیت کے نکل چکا ہے عمر نے جو وعدہ کیا ہے - وہ بیع نہیں ہے - بلکہ صرف آئندہ کیلئے وعدہ ہے چنانچہ اوسکا صیغہ استقبالیہ بھی کہہ رہا ہے - پس زید و خالد اور اونکی اولاد کو اوس باغ کا پھل کھانا جائز نہیں جبتک کہ باقاعدہ بیع

[illegible]

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۵۲ - زید نے اپنی پچیس سال کی عمر میں عمداً اور بیماری وغیرہ کی مختلف حالت میں نماز پنجگانہ کو قضا کر ڈالا قضا کے ادا کرنیکی کیا صورت ہے - مثلاً ظہر کی چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت ہے تو کیا ہر روز پانچوں وقت فرض سنت ادا کرنیکے بعد قضا بھی پڑھ لیا کرے - یا قبل ہی قضا کا ۴ سنت ۴ فرض ۲ سنت پڑھ لے اوسکے بعد روزمرہ کا فرض ادا کرے - علیٰ ہذا القیاس اور چاروں وقتوں میں بھی احوال - صورت مذکورہ میں زید کس طرح پر کیونکر کریگا - جواب واضح اور مبین اور عام فہم حدیث قرآن سے خوب صحیح اور مدلل ہونا چاہئے -

س نمبر ۲۵۴ - بکر جاڑہ کے موسم میں نہایت سردی کیوجہ جب بدخوابی ہوتی ہے اور کمزور بھی ہے - تو صرف کمر سے نیچے تک بدان دھو ڈالتا ہے اور وضو کر ڈالتا ہے - سر میں زلف بھی ہے - غسل سے احتمال ہے نقصان بھی ہو - اور نہیں بھی لیکن غسل کے بعد سردی کیوجہ ۲ - ۳ - گھنٹہ تک اسکو صلاحیت نماز وغیرہ کی نہیں رہتی ہے - صورت مذکورہ میں بکر کو کیا کرنا چاہئے - حدیث قرآن سے تشفی بخش جواب ہونا چاہئے -

س نمبر ۲۵۵ - میں ایک طالب العلم اور متوسط درجہ کا آدمی ہوں اور تحصیل علم عربی کا شوق ہے - نہ یہ صلاحیت کہ معلم مکان پر رکھکر پڑھوں اور نہ یہ طاقت ہے کہ سفر کرکے پڑھوں - اسلئے برادران اہلحدیث کی خدمت میں عرض ہے ہمارے اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث پر فرض ہے کوئی صورت معقول پیدا کرکے اجر حسنہ کا اپنے کو مستحق بنائیں فقط

والسلام مع الاکرام (محمد حبیب از کٹھونہ - خریدار نمبر ۲۵۴۲)

ج نمبر ۲۵۳ - قضا کے وقت سنتوں کی تاکید نہیں رہتی - جنگ احزاب میں آنحضرت کی چند نمازیں فوت ہوئی تھیں تو حضور نے پہلی کو پہلے پڑھا تھا پچھلی کو پیچھے - پس اگر وقت ملے تو فائتہ کو پہلے پڑھے اور اگر جماعت ہوتی ہو تو وقتی پہلے پڑھکر فائتہ کو پیچھے پڑھے - کیونکہ فائتہ کا وقت تو نکل ہی چکا ہے -

ج نمبر ۲۵۴ - سردی کیوقت وضو کرلے - جب سردی کا وقت نہ ہو تو غسل جنابت کرے حدیث میں آیا ہے ایک شخص کے سر میں زخم لگا - آسنے اپنے ساتھ والوں سے غسل کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے وجوب غسل کا حکم بتلایا - اسکو غسل سے سخت تکلیف ہوئی آنحضرت کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا قاتلوہ قاتلہم اللہ انہوں نے اسکو مار کر قتل کیا - خدا انکو قتل کرے اسے تیمم کافی تھا - لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا - عام اصول ہے -

ج نمبر ۲۵۵ - یہ تو شائد نہو سکیگا اور آپ کی بھی یہ مراد نہو کہ کوئی مدرس مفت آکر آپکو مکان پر پڑھا جایا کرے - البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپکی لیاقت کے مطابق تفسیر حدیث وغیرہ کا اردو ذخیرہ جمع کرنے میں آپکی مدد کریں - سو اصحاب خیر سے امید ہے کہ اس کار خیر میں آپکی مدد کرینگے - ان اجرہم الا علی اللہ -

س نمبر ۲۵۶ - جن لوگوں پر محمد یا ابراہیم یا اسماعیل یا یوسف کندہ ہو ان لوگوں کا پاخانہ کیوقت لیجانا اندر یا باہر جائز ہے یا ناجائز؟ زید کہتا ہے کہ بے ادبی ہے - عمر کہتا ہے کہ جائز ہے -

س نمبر ۲۵۷ - لڑکوں کو مسجد میں لانا ایک حدیث سے جائز معلوم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں ممانعت آئی ہے اسکو مشرح تحریر فرمائیے کہ کس حدیث پر عمل کیا جائے - (عبد اللطیف - از سیندور جنا ضلع امراوتی صوبہ بہار)

ج نمبر ۲۵۶ - اس نام کے متعلق تو کوئی ممانعت نہیں آئی بلکہ انکے ناموں کے ہمنام مسلمان بھی ان جگہوں میں جایا کرتے تھے البتہ اتنا حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ لکھا تھا - پاخانہ جانے کیوقت اسکو اتار دیا کرتے تھے اللہ کے نام کیوجہ سے - نہ محمد کیوجہ سے -

ج نمبر ۲۵۷ - لڑکوں کا مسجد میں آنا تو ثابت ہے حضرت حسن حسین وغیرہ رضی اللہ عنہم آیا کرتے تھے - مگر منع کی روایت مجھے یاد نہیں - اگر ہو تو احتیاط ہے کہ پاخانہ پیشاب نہ کردیں اگر یہ خطرہ نہو یا کم ہو تو بہرحال جائز ہے -

س نمبر ۲۵۸ - اہل مجالس میں کھانے کی تیاری ہوتی ہے - تو جس وقت ایک قسم کا کھانا یعنی فقط سوکھی روٹی لاکر دہری جاتی ہے اور سالن کی انتظاری میں منٹ دیر رہتی ہے اس موقع پر روٹی کھانا شروع کرنا یا سالن یا کسی آدمی کی انتظاری کرنا اور روٹی کے چار ٹکڑے کرکے اکثر لوگ کھاتے ہیں تو بہ صورت مذکورہ موقع پر سنت طریقہ کھانیکا کیا حکم ہے؟ محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر (از ایوت محل)

ج نمبر ۲۵۸ - جبتک پورا کھانا نہ آئے شروع نہ کرنا بہتر ہے - کیونکہ بغیر تمام کھانا رکھے جانے کے مالک کی گویا اجازت نہیں ہوتی - پس جب سب بلکہ ضروری ہے - کہ جبتک سب کھانا نہ پہنچ جائے شروع نہ کریں - چار ٹکڑے کریں یا آٹھ کریں - جو پسند ہو کریں - یہ کوئی شرعی حکم نہیں ہے اس کو نیوالا ہی انکو شرعی حکم نہ جانے - اگر شرعی حکم جانیگا تو بدعت ہو جائیگا - حدیث شریف میں آیا ہے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد یعنی جو کوئی ایسا کام ہمیشہ کرنیکا شریعت نے حکم نہ کیا ہو وہ رد ہے

ahmadimuslim.de

مجھے بھی ضرور دیکھئے

جن احباب کی قیمت اگست میں ختم ہوتی ہے ان کے نمبر مع مقام درج ذیل ہیں۔

آئندہ کو خدانخواستہ نامنظوری ہو تو براہ مہربانی مطلع فرما دیں۔ ورنہ حسب دستور وی پی کیا جاویگا۔ خاکسار مینیجر

۶۲۲	راولپنڈی	۶۲۳	قصبہ پالی
۶۲۴	تہانہ مچیوالہ	۶۲۷	چک ۲۴
		۳۴۶	مرلی
۳۶۰	احمدنگر	۳۴۳	پٹیالہ
۶۲۸	نیروبی (افریقہ)	۶۳۱	بروڈہ
۳۵۷	زکھار	۴۷۹	جیپور
۷۱۶	دورنگا	۷۱۷	گوڈپور
۷۲۰	بیتلپٹی	۲۱۰	گھنٹے کے بانگر
۷۲۶	ٹرپٹی	۷۴۷	گرڈبہ
۷۵۶	دموہ	۷۲۱	اجودھیا

شاہی محل بھی مسافرانہ سرائیں ہیں

ایک درویش ملک تاتار میں سفر کرتا

اہلحدیث کیلئے انگریزی سے ترجمہ کیا گیا

ہوا غلطی سے ایک بادشاہ کے محل میں چلا گیا۔ یہ خیال کر کے کہ وہ عام سرائے یا کاروان سرا ہے۔ تھوڑی دیر اپنے ادھر ادھر دیکھ کر وہ ایک لمبے برآمدے میں داخل ہوا۔ جہاں اُس نے اپنا تھیلا کھولا اور اپنا بچھونا بچھایا تاکہ اُسپر آرام کرے۔

وہ اس حال میں زیادہ دیر تک نہ رہا تھا کہ پیشتر ہی وہ چند محافظوں سے دریافت کیا گیا۔ جنہوں نے اُسسے پوچھا کہ تمہارا اس جگہ کیا کام ہے؟ درویش نے اُنہیں کہا کہ میں نے اس کاروان سرائے میں رات گذارنے کا ارادہ کیا ہے۔ سپاہیوں نے اُسسے نہایت خفگی کے طریق پر کہا کہ جس گھر میں تو ہے وہ کوئی کاروان سرائے نہیں بلکہ بادشاہ کا محل ہے۔

اتفاقاً اس مباحثہ کے اثنا میں بادشاہ خود برآمدے سے گذرا اور درویش کی غلطی پر مسکرا کے اُسسے پوچھا کہ تم کس طرح ایسے احمق ہوسکتے ہو کہ ایک محل کو کاروان سرائے سے امتیاز نہ کرو۔

درویش نے کہا۔ حضور! اجازت ہو تو ہز مجسٹی سے بندہ دو ایک سوال کرے۔ بادشاہ نے سوال کرنے کی اجازت دی۔ (سوال) جب یہ گھر بنایا گیا تو پہلے پہل اس میں کون لوگ رہتے تھے؟ بادشاہ نے جواب دیا "میرے آبا واجداد"۔ درویش نے پوچھا "اور کون شخص تھا جو اس جگہ اخیر میں رہا؟" بادشاہ نے جواب دیا "میرا باپ"۔ درویش نے پھر پوچھا "اور اب یہاں کون رہتا ہے؟" بادشاہ نے کہا "میں خود"۔ درویش بولا "اور حضور کے بعد یہاں کون ہوگا؟" بادشاہ نے جواب دیا "جوان شہزادہ میرا بیٹا"۔ درویش نے کہا "آہ! حضور! وہ گھر جو اتنی جلدی اپنے رہنے والوں کو بدلتا ہے۔ اور مہمانوں کی ایسی لگاتار آمدورفت رکھتا ہے۔ وہ محل نہیں۔ بلکہ ایک کاروان سرائے ہے"۔

ابوالعتاہیہ نے سچ کہا ہے ؎

لہ ملک ینادی کل یوم + لدوا للموت وابنوا للخراب

(علم الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر)

درخواست منظور

۲۷ جولائی کے اہلحدیث میں جو ایک درخواست اخبار کے جاری کرانے کی تھی وہ شیخ فضل الدین صاحب بشیر محمد سوداگر جفت امرتسر بازار شیخاں نے منظور کر کے چھ ماہ کے لئے اخبار بنام حافظ عبدالرحمن ساکن قنوج کے جاری کرایا ہے۔

مسافر آگرہ ہیچم

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث۔ السلام علیکم کے بعد جناب کو معلوم ہو۔ مورخہ ۲۳ جولائی مسافر آگرہ کے مسافر میں بعنوان عظیم الشان مباحثہ مضمون چھپا تھا جسکا لب لباب یہ تھا کہ سہارنپور میں بھاری مباحثہ اور اسلام کو بھاری شکست جسکو پڑھ کر حیران ہو گیا کہ ہیں اسلام اور آریہ اور پھر آریوں کو فتح لیکن اس ہی حیرانگی میں تھا۔ کہ آپ کا پرچہ جسکا مقصد سچائی کو پھیلانا اور جھوٹوں کے جھوٹ کی قلعی کھولنا ہے۔ بتاریخ ۳۰ جولائی سنہ حال کا پڑھا جسمیں تحریر تھا۔ کہ تین شخص اور ایک عورت مشرف با اسلام ہوئے۔ کہاں یہ کہ اسلام کو شکست اور کہاں یہ کہ مباحثہ کے ہی اثر سے ان شخصوں کا مسلمانوں میں شامل ہونا صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ آریہ سماجی جو کچھ جھوٹ تحریر کرتے ہیں صرف اپنے منہ میاں مٹھو کے مطابق ہیں۔ اُنکو اپنا اُلو سیدھا کرنے کی ہوتی ہے۔ چاہے تمام مخلوق انکو سمجھائے یہ اپنی ہٹ سے باز نہیں آتے مجھے حیرانی ہے۔ کہ کیا دیوریا اور نگینہ کے مباحثوں میں جو کہ بار فتح مسلمانوں نے حاصل کی ہوئی ہیں۔ آریوں کو بھول گئی ہیں۔ اگر بھول گئی ہوں تو ان مباحثوں کی کتابوں سے ذرا پڑھکر دل کو ٹھنڈا کریں۔ مسافر کا کوئی اخبار ایسا نظر نہیں آتا جسمیں دوسروں کو گالی گلوچ اور تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ سے یاد نہ کیا گیا ہو۔ کبھی ستیارتھ کو کبھی عیسائیوں کو اور مسلمانوں کو تو صرف کھلے لفظوں سے اپنی یاوہ گوئی اور جبلی عادت بتلاتا رہتا ہے۔ کہ جسمیں بھی ایسا دشمنی ہے۔ لیکن اسکے جواب جو کہ اہلحدیث وغیرہ اخباروں میں درج ہوا کرتے ہیں بڑی سنجیدگی اور متانت کیساتھ دئے جاتے ہیں۔ کہ پڑھنے والا خوش ہو جاتا ہے۔ بس اسی سے اسلامی اخلاق اور آرین تہذیب کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ راقم ایس ڈی ایم امرتسری۔

انتخاب الاخبار

یورپین اقوام کا خیال ہے کہ جاپان بالآخر مذہب اسلام قبول کریگا ابھی یہ بات صرف خیالی ہی خیال ہے۔ اور اس خیال پر ہندوستان کے مسلمان جامہ میں پھولے نہیں سماتے۔ ایسے مسلمانوں کو قبل از وقت خوش ہونا بالکل نازیبا ہے۔

سلطان روم سے بھی شہنشاہ جاپان نے مسلمان عالم فاضل مولویوں کو ٹوکیو میں کانفرنس مذاہب میں شریک ہونے کیلئے روانہ کرنیکی درخواست کی تھی تاکہ وہ اس کانفرنس میں شریک ہو کر اسلام کے عقاید و اصول کو مشرح بیان کریں۔ اور امید ظاہر کی تھی کہ جو مسلمان مولوی اس کانفرنس میں شریک ہونگے ان میں حسب ذیل لیاقت ہوگی

۱- وہ عقاید و اصول مقررہ مذہب اسلام سے بخوبی واقف ہوں اور مقابلتاً دوسرے مسلمہ مذاہب کے اصول سے بھی آگاہ ہوں۔ تاکہ وہ اپنی تقریر میں مذہب اسلام کی خوبی اور ترجیح دوسرے مذاہب پر ظاہر کر سکیں۔ (ہمارے ان کو علماء تو کافروں سے بحث کرنا ہی ناجائز جانتے ہیں)

۲- فلسفۂ قدیم اور فلسفۂ جدید سے پورے طور سے آگاہ ہوں۔ علم الٰہی اور تصوف سے ماہر ہوں۔

۳- عربی علم ادب کے کامل ماہر اور پورے ادیب ہوں۔

۴- فرنچ یا جرمن زبان میں عمدہ طور سے گفتگو کر سکتے ہوں۔

یہ بات نہایت قابل اطمینان ہے کہ سلطان روم نے اسی قسم کے عالم و فاضل لوگ جنکی ڈیپوٹیشن میں شامل کر کے ٹوکیو کی کانفرنس پر روانہ کئے ہیں مصر اور ایران اور روس کی گورنمنٹوں نے بھی ایسا ایک ایک عالم و فاضل مسلمان مولوی کانگریس ٹوکیو میں روانہ کیا ہے۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے دیسی ملازموں نے کمی تنخواہ کیوجہ سے اتفاق کر کے حکام ریلوے سے تنخواہ میں اضافہ ہونے اور بہت سے دیگر مطالبات کے پورا کرنیکی درخواست دی افسران ریلوے نے جو شکایت معقول پائی۔ اسکا تدارک کر دیا۔ اور جہاں مناسب سمجھا تنخواہ میں اضافہ کر دیا۔ باقی مطالبات نامنظور کئے۔ اسپر تمام دیسی ریلوے ملازمین نے بالاتفاق ہڑتال کر کے کام چھوڑ دیا۔

امیر صاحب کابل افغانستان میں انجنیرونگا ایک مستقل محکمہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر کریم شاہ کو جو آجکل نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ملازم ہیں امیر صاحب نے کابل میں انجنیری کے عہدہ پر مقرر کرنے کیلئے طلب کیا ہے۔

ہندوستان تبت۔ روڈ کو پہلی تک بڑھانے کی تجویز ہے۔ یہ معلوم کرنے کیلئے کہ اگر کبھی اس سڑک کو بنایا جائے تو اسپر کیا خرچ آئیگا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے پہلی تک پیمائش کرنے اور خرچ کا تخمینہ تیار کرنیکا حکم دیا۔

قحط کی امداد پانیوالوں کی تعداد ہر ہفتہ بہت کم ہوتی جاتی ہے۔ اسلئے کہ بارش ہو جانے سے تمام کاشتکار قحط کا کام چھوڑ کر زراعت کے کام میں لگ گئے ہیں۔ اگر ماہ اگست میں اچھا پانی برس گیا۔ تو پھر سب امدادی کام موقوف کر دئے جائینگے۔

لاہور کے اخبار "پنجابی" پر سیڈیشن (فتنہ انگیزی) کے جرم میں گورنمنٹ پنجاب کا مقدمہ فوجداری دائر کرنیکا ارادہ ہے۔ و بنگال کا اثر

گورنمنٹ آف انڈیا کے تمام دفتروں کے دفتریوں کو دونیم عہدہ نے نصف پنشن عطا کرنا منظور کر لیا۔ (کمال مہربانی)

حجاز ریلوے۔ دو سال کے اندر اندر تیار کئے جانے کا حکم صادر ہوا ہے۔ (خدا راست لائے)

ترکستان۔ روسی اور دوسرے روسی علاقوں سے بکثرت مسلمان تاجر تبت میں کاروبار کرنے کو جانے لگے ہیں جنکے ذریعہ سے وہاں کے باشندوں میں اسلامی تمدن کو بہت دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ اور ایسی حالت میں تھوڑی سی مزید کوشش بھی وہاں اسلام کا دائرہ وسیع کر دیگی علماء ہند کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے

(امریکا کے شہر بوسٹن میں (۵۰۰) کے قریب مسلمانوں کی آبادی پائی جاتی ہے۔ اسلئے عبدالحکیم آفندی مغربی نے جو ایک نامور تاجر ہیں وہاں ایک مسجد بنوانی شروع کر دی ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو ادائے عبادت میں آسانی ہو۔

حکومت عثمانیہ نے فرمان صادر کیا ہے کہ عثمانی قلمرو کے سرسبز ترین خطہ ملک عراق میں جن ذرائع سے زراعت دستکاری اور تجارت کو فروغ ہو سکتا ہے۔ انکے استعمال کا طریقہ تجویز کیا جاوے اور وہاں ترقی نسل اسپان کیلئے بھی خاص طور پر کوشش کیجائے۔

آریوں کے لیکچرار مشہور زباندراز پنڈت گنیش بالی کا لیکچر بٹالہ میں بلکہ سارے ضلع گورداسپور میں بند کیا گیا۔

سنا ہیں اور مطلق آمین بالجہر والی حدیثیں بھی بلا قید سماع صفحہ اول موجود ہیں۔ پھر جہراً آہستہ کے کیا مطلب۔ تو اسکا جواب آپ یوں سمجھیں کہ استفسار آواز سے کہنا جہر نہیں بلکہ جہر کے مراتب مختلفہ میں سے کسی مرتبہ میں داخل ہے اور اسپر شامی وغیرہ کتب فقہ کی سند پیش کی ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگ جہر سے ایسا ہی سر مراد لیتے ہیں تو مجھکو کچھ تامل نہیں جو بعینہ جہر کے ساتھ کسی مرتبہ میں مجتمع ہو جاتا ہے گویا سر اپنے بعض مرتبوں میں مراتب جہر سے جہر کا مرادف ہے۔ ہذا الایضاح املاہ۔

راقم ایک خریدار

رفع تعارض مندرجہ اہلحدیث ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

از مولوی عبید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ دار الرشاد درگاہ پیر جھنڈا علاقہ سندھ

سوال۔ آیت کریمہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ سے بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔ انکی تطبیق کس طرح سے ہو سکتی ہے؟

جواب۔ رفع تعارض سمجھنے سے پہلے ایک تو یہ بات خیال کرنے کے قابل ہے کہ کتاب وسنت سے بآسانی ثابت ہو سکتا ہے کہ نبی کی نسبت رسول اعلیٰ رتبہ رکھتا ہے۔ اگرچہ اس تخصیص کے بیان میں اہل علم مختلف ہیں بعض رسول کے لئے شرع جدید کا ہونا لازم جانتے ہیں اور بعض نزول کتاب شرط کرتے ہیں۔ مگر اس بات پر عموماً متفق ہیں کہ رسول نبی سے کچھ زیادتی ضرور رکھتا ہے۔

دوسری یہ کہ اہل علم انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں اور علماء مثل انبیاء کے بھی مختلف المدارج ہونگے۔ بعض بمنزلہ جاریہ ہیں کہ تبلیغ واشاعت وتعلیم کر سکتے ہیں اور بعض صاحب عزم قوی ہیں کہ آثار مندرسہ کو از سر نو تجدید واحیاء کر دیتے ہیں۔ فریق اول انبیاء کا وارث ہے اور ثانی رسل کا۔

بعد تمہید ان امور کے اصل مضمون واضح ہو جاتا ہے۔ کہ رسول اور انکے وارث اہل ایمان (مجدد) توجہات دنیوی میں بھی ضرور بالضرور مظفر ومنصور ہونگے۔ مگر انبیاء اور انکے وارث علماء شہید ومقتول ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

قادیانی دجل

مکرم معظم جناب مولانا صاحب دام عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کے اشعار مرزا غلام احمد قادیانی نے ولی نعمت اللہ صاحب کی تصنیف اور پیشگوئی ظاہر کر کے اپنی صداقت کی دلیل قائم کی ہے۔ درحقیقت چند اشعار سے شبہ پڑتا ہے۔ چونکہ جناب کے سوا اس بارہ میں اور کسی سے جواب کی توقع نہیں۔ اسلئے التماس ہے کہ اسکا جواب اہلحدیث میں چھاپ دیا جاوے۔ ورنہ بصیغہ بیرنگ مجھکو جواب عنایت ہو۔ مشکور ہونگا۔

اشعار

قدرت کردگار مے بینم — حالت روزگار مے بینم
از نجوم این سخن نمے گویم — بلکہ از کردگار مے بینم
غین و دال و سال چوں گذشت از سال — بوالعجب کاروبار مے بینم
در آئینہ ضمیر جہاں — گرد و زنگ و غبار مے بینم
ظلمت ظلم ظالمان دیار — بیحد و بے شمار مے بینم
جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد — درمیان و کنار مے بینم
بندہ را خواجہ وش ہمی بینم — خواجہ را بندہ دار مے بینم
سکہ نو زنند بر رخ زر — درہمش کم عیار مے بینم
بعض اشجار بوستان جہاں — بے بہار و ثمار مے بینم
غم مخور زانکہ من دریں تشویش — خرمی وصل یار مے بینم
چوں زمستان بے چمن بگذشت — شمس خوش بہار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام — پسرش یادگار مے بینم
بندگان جناب حضرت او — سربسر تاجدار مے بینم
گلشن شرع را ہمی بویم — گل دیں را بہار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من — دور آں شہسوار مے بینم
عاصیاں از امام معصوم — خجل و شرمسار مے بینم
ید بیضا کہ باد تابندہ — باز با ذوالفقار مے بینم
غازی دوستدار دشمن کش — ہمدم و یار غار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر — علم و حلمش شعار مے بینم
زینت شرع و رونق اسلام — محکم و استوار مے بینم
ا۔ح۔م۔د می خوانم — نام آں نامدار مے بینم
دین و دنیا از و شود معمور — خلق از و بختیار مے بینم
بادشاہ تمام ہفت اقلیم — شاہ عالی تبار مے بینم
مہدی وقت و عیسیٰ دوراں — ہر دو را شہسوار مے بینم

تابعدار احمد خاں ڈیرہ [illegible] ضلع [illegible] گورنمنٹ پنجاب

جواب اس قصیدہ کا ثبوت کیا کہ نعمت اللہ مرحوم کا لکھا ہوا ہے۔ پھر اسکا ثبوت کیا کہ نعمت اللہ مرحوم وہی کوئی ملہم الہام تھا۔ پھر اس میں